خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ

مواعظ حسینیہ (سنہ ۱۲۰۰ ہجری)

مترجم: جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

قسط-۹

آٹھواں موعظہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ یَعْلَمُ عَجِیجَ الْوَحْشِ فِی الْفَلَواتِ وَ مَعَاصِیِ الْعِبَادِ فِی الْخَلَواتِ وَ اختِلافَ النِّیْنَانِ فِی الْبِحارِ الغَامِرَاتِ وَتَلاطُمَ الْماءِ بِالرِّیَاحِ الْعَاصِفَاتِ وَ نَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰـهَ اِلّا هُوَ الْعلِیمُ الْخَبِیرُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولَهُ البَشِیرُ النَّذِیرُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَ آلِهِ اَجْمَعِینَ اِلیٰ یَومِ الدّین عِبادَ اللّٰهِ اِنَّ الدَّهْرَ یَجْرِیْ بِالْبَاقِینَ کَجَرِیهِ بِا الْمَاضِیْنَ اٰخِرُ فِعَالِهٖ کَاَوَّلِهٖ مُسَابِقَةٌ اُمُوْرُهُ مُتَظَافِرَةٌ اَعْلَامُهُ فَمَنْ شَغَلَ نَفْسَهُ بِغَیْرِ نَفْسِهٖ تَحَیَّرَ فِی الظُّلُمَاتِ وَارْتَبَکَ فِی الهَلَکَاتِ فَالْجَنةُ غَایَةُ السَابِقینَ وَالنّارُ غایَةُ المُفَرِّطینَ۔ اِنَّ اللّٰهَ قَد اَوضَحَ سَبیلَ الْحَقِّ وَ اَنَادَ طُرُقَهُ فَشِقوةٌ لازِمَةٌ اَوْ سَعادَةٌ فَتَزَوَّدُوْا فی اَیّامِ الفَناءِ لِاَیّامِ البَقاءِ فَقَدْ دُلِلْتُم عَلی الزّادِ و حُثِثْتُمْ عَلَیٰ الْمَسِیْرِ فِاِنّما اَنْتُم کَرَکَبٍ وُقُوفٍ لا تَدْرُوْنَ مَتی تُومَرُونَ بِا لْمَسیرِ الّا فَمَا یَصْنَعُ بِالدُّنْیَا مَنْ خُلِقَ لِلْاٰخِرةِ وَمَا یَصْنَعُ بِالْکَمَالِ مَنْ عَمّا قَلِیْلٍ یُسلَبُهُ وَتَبْقٰی عَلَیْهِ تَبِعَتُهُ وَحِسَابُهُ اِعْلَمُوْا عِبادَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَیْکُم رَصَدًا مِن اَنْفُسِکُم وَعُیُوناً مِنْ جَوَارِحِکُمْ وَ حُفَّاظَ صِدْقٍ یَحْفَظُوْنَ اَعْمَالَکُمْ وَ عَدَدَ اَنْفاسِکُمْ

تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو جنگلوں میں جنگلی جانور کی چیخ، پکار اور خلوت وتنہائی میں بندوں کے گناہوں اور اتھاہ دریاؤں میں مچھلیوں کی آمد وشد اور تند ہواؤں کے ٹکراؤ سے پانی کے تھپیڑوں کو جانتا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خداوند علیم وخبیر کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندہ اور بشیر ونذیر رسول ہیں ان پر اور ان کی تمام آل پر تا روز قیامت خداوند متعال رحمت نازل کرے۔ اے خدا کے بندو! موجودہ لوگوں کے ساتھ زمانہ کا سلوک وہی ہے جو گذشتہ لوگوں کے ساتھ تھا آخر میں بھی اس کی کارگذاریاں وہی ہوں گی جو پہلے رہ چکی ہیں اس کی مصیبتیں ایک دوسرے سے بڑھ جانا چاہتی ہیں اور اس کے جھنڈے ایک دوسرے کے عقب میں ہیں جو شخص اپنے نفس کو سنوارنے کے بجائے اور چیزوں میں پڑ جاتا ہے۔ وہ ظلمات وہلاکت میں سرگرداں رہتا ہے اور جنت سبقت لے جانے والوں کی غایت ومقصود ہے اور نار دوزخ افراط کے شکار لوگوں کی۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حق کا راستہ کھول دیا ہے اور اس کی راہیں اجاگر کردی ہیں اب یا تو بدبختی ہوگی یا خوش بختی۔ فانی وختم ہوجانے والے ایام سے ایام بقاء کے لئے زادسفر فراہم کرلو۔ تم کو زادسفر کی رہنمائی کی جاچکی ہے اور کوچ کا حکم مل چکا ہے۔ تمہاری مثال ان لوگوں جیسی ہے جو اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہوکر اس بات کے منتظر ہوں کہ جب ان کے

لَاْ تَسْتُرُكُم مِنْهُمْ ظُلْمَةُ لَيلِ دَاجٍ وَلَاْ يَكِنُّكُمْ مِنْهُمْ بَابُ دُوْرٍ تاجٍ وَاِنَّ غَدًا مِنَ الْيَوْمِ قَرِيبٌ يَذهَبُ اليَومُ بِمَا فيهِ وَ يَجِي الغَدُ لاحِقاً بِهِ فَكَاَنَّ كُلَّ اِمْرٍ مِنكُم قَد بَلَغَ مِنَ الاَرضِ مَنزِلَ وَ حُدَتِهِ وَ مَحَطَّ حُفرَتِهِ فَيالَهُ مِنْ بَيْتِ وَحْدَةٍ وَ مَنْزِلِ وَحْشَةٍ وَ مُفرَدِ غُربَةٍ و كاَنَّ الصيحةَ قَد اَتَيْتُكُمْ وَالسَّاعَةَ قَد غَشِيَتْكُم وَ بَرَزْتُمْ لِفصلِ الْقَضاءِ فاتَّعِظُوْا بِالْعِبَرِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْغَيَرِ وَانْتَفِعُوا بِالنُذُرِ۔

ای بندگان خدا بدرستی که سلوک زمانه باباقی ماندگان مثل سلوک آنست با گزشتگان پیشی گزیده است۔ در فانی شدن کارهای بی اعتبار آن هم پشت یکدیگر اند در سرعۃ زوال نشانها و آثار، پس کسی که نفس خود را از تحصیل کمالات دینی بازداشته مشغول تحصیل دنیا گردیده حیران می شود در تاریکی های شهوات نفسانی و خود را در مهلکهایی می اندازد و بهشت منتهی سفر پیشی گیرندگانست در طاعت و دوزخ منتهای سفر تقصیر کنندگان است در عبادت ۔بدرستی که جناب حق سبحانه و تعالیٰ حق را واضح و روشن گردانیده و راه های آن را منور گردانیده۔پس انسان خالی از دو حال نیست یا بسبب انحراف نمودن از جاده شریعت شقاوت او را لازم گردیده و یا بسبب اختیار طریقه نبوی صلی اللہ علیه و آله سعادت مند در این شده۔پس باید ای بندگان خدا توشه بردارید در این دو روزه زندگانی برای خانه آخرت خود

آقا کا حکم ہوتو روانہ ہوں۔ بھلا وہ دنیا کو لے کر کیا کرے گا جو آخرت کے لئے پیدا کیا گیا ہو اور اس مال کا کیا کرے گا جو عنقریب اس سے چھن جانے والا ہے اور اس کا عقاب وسزا اور حساب اس پر باقی رہ جائے گا اے خدا کے بندو! جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اعضاء کو تمہارا نگہبان اور جاسوس بنایا ہے تاکہ قیامت کے روز تمہارے اعمال کی گواہی دے سکیں اور فرشتوں کو موکل کیا ہے کہ تمہارے تمام حرکات وسکنات کو ضبط کریں۔ ان کی نظروں سے تم کو رات کی تاریکی بھی نہیں چھپا سکتی ہے اور بند دروازے تم کو ان سے مستور نہیں کر سکتے ہیں۔ ''آج کا دن'' اپنا سب کچھ لے کر چلا جائے گا اور ''کل'' اس کے عقب میں آیا ہی چاہتا ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک زیر زمین خانہ تنہائی میں پہنچ چکے ہیں۔ ہائے خانہ تنہائی ووحشت وغربت، گویا صور اسرافیل پھونکی جا چکی ہے اور روز حشر ہم تک پہنچ چکا ہے اور تم حساب وکتاب کے لئے قبروں سے باہر آ چکے ہو پس پند و وعظ قبول کرو عبرت حاصل کرو اور اللہ سے خوف کرو۔

اے خدا کے بندوں! بے شک بچے ہوئے لوگوں کے ساتھ زمانہ، وہی سلوک کرے گا جو گزرے ہوئے لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔ پس جس نے اپنے نفس کو دینی کمالات کی تحصیل سے روکا اور دنیا کے حصول میں مشغول ہوا تو وہ شہوات نفسانی کی تاریکیوں میں حیران وسرگردان ہو جائے گا اور خود کو ہلاکت میں ڈالے گا۔ اطاعت میں سبقت کرنے والوں کے سفر کی انتہا جنت اور عبادت میں کمی کرنے والوں کے سفر کی انتہا دوزخ ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو واضح وروشن اور اس کے

که همیشه باقی خواهد بود۔

و بدرستی که جناب حق سبحانه و تعالیٰ شما را نشان داده بانچه که صلاحیت دارد که توشه آخرت شما شود از اعمال خیر و شما را تحریک نموده اند بسفر کردن از این دار فانی۔ مثل شما مثل کسانیست که سوار مرکبها شده باشد و منتظر شده باشند که هر وقت که حکم آقا شود روانه شوند۔ و هر گاه حال شما چنین باشد پس باید هر قدر که از شما تواند شد اعمال خیر کنید۔

بدرستی که او سبحانه و تعالیٰ برای شما اعضای شما را نگهبان ساخته و جاسوس گردانیده تا بر اعمال شما در روز قیامت گواهی دهند و دیگر فرشتگان موکل ساخته که جمیع حرکات و سکنات شما را ضبط نمایند و شما را تاریکی شبهای تار از ایشان پوشانیده نمی توانند کرد و مستور نمی سازد شما را از ایشان درواز ها بند کرده شده و گویا می بینم بر یک از خود ها را که رسیده ایم در زیر زمین در خانه تنهائی خود۔ پس تعجب نکنید و پند گیرید از خانه تنهایی و از خانه وحشت و بیم و از خانه غربت و گویا می بینم که صور اسرافیل دمیده و روز حشر بما احاطه نموده۔ پس همان بهتر که انسان در تهیه سفر آخرت باشد و رو از زخافت دنیای دون بر تابد۔

بباید دانست که از جمله چیز هائی که

راستوں کو نورانی کر دیا ہے۔ پس انسان دو حال سے خالی نہیں ہے۔ یا تو شریعت کے راستے سے انحراف کی وجہ سے اس کے لئے شقاوت لکھ دی گئی ہے یا یہ کہ طریقۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار کرنے کی وجہ سے سعادت مند ہوگا۔

اے بندگان خدا! تم کو چاہئے کہ اس دو روزہ دنیاوی زندگی میں، ہمیشہ باقی رہنے والے اپنے آخرتی مکان کے لئے زادراہ جمع کرو۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو بتلا دیا ہے کہ کون سے اعمال اس قابل ہیں کہ تمہارے آخرت کے لئے زادراہ بن سکیں اور اس دار فانی سے کوچ کرنے کے لئے تم سفر کرنے پر تحریک کیا ہے۔

تمہاری مثال ان لوگوں جیسی ہے جو اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر اس بات کے منتظر ہوں کہ جب ان کے آقا کا حکم ہو تو روانہ ہوں۔ جب تمہاری حالت یہ ہے تو جتنا تم سے ممکن ہو سکے اعمال خیر انجام دو۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اعضا کو تمہارا نگہبان اور جاسوس بنایا ہے تا کہ قیامت کے روز تمہارے اعمال کی گواہی دے سکیں اور فرشتوں کو موکل کیا ہے کہ تمہارے تمام حرکات وسکنات کو ضبط کریں۔ ان کی نظروں سے تم کو رات کی تاریکی بھی نہیں چھپا سکتی ہے اور بند دروازے تم کو ان سے مستور نہیں کر سکتے ہیں۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم میں سے ہر ایک زیر زمین اپنے خانۂ تنہائی میں پہنچ چکا ہے۔

تو تعجب نہ کرو اور اپنے خانۂ تنہائی، خانۂ وحشت اور

متکلفین را لازم است از آن غفلت نکنند و در آن باب تساهل ننمایند ،توبه و استغفار از گناهان است خصوصاً در این ماه مبارک رمضان که ماه توبه و استغفار است۔پس چونکه شب های ما عاصیان گران بار است از گناهان سزاوار آنست که آن را سبکبار گردانیم بطلب آمرزش و آدم هر چند توانا و قوی باشد و مرضی نداشته باشد لیکن چون زندگیش محل اعتماد نیست باید در باب توبه عجلت نماید مبادا که از این جهان فانی بی توبه رحلت نماید و او را از عدم توبه غیر از ندامت چاره نباشد و بالفرض اگر حق تعالیٰ چند روز بفضل عمیم مهلت هم دهد لیکن چون خوف آنست که از ارتکاب معاصی مبادا بمیرد و باز صلاح حال خود را از فساد نداند و از قابلیت توبه بیرون رود و باز مسارعت بسوی توبه واجبست۔

چنانچه در کافی از جناب حضرت امام صادق علیه السلام منقولست که فرمودند که هیچ چیز دل را فاسد و ضایع نمی کند مثل فاسد کردن گناه،بدرستی که دل با گناه می افتد و جدل می نماید تا وقتی که گناه زیادتی کرده بر دل غالب آید پس کشور دل زیر و زبر می شود و معمورۂ شهرستان درون سرنگون می گردد۔

و هم از امام محمد باقر علیه السلام منقولست که حاصل مضمون آن اینست که در دل هر بنده نکته سفیدی هست و چون مرتکب

خانہ غربت سے نصیحت حاصل کرو۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ صور اسرافیل پھونکی جا چکی ہے اور روز حشر ہم تک پہنچ چکا ہے پس یہی بہتر ہے کہ انسان سفر آخرت کی تیاری میں رہے اور دنیائے دنی کے لذات سے منہ موڑے۔

یہ جاننا چاہئے کہ من جملہ ان چیزوں کے جس میں مکلفین کے لئے لازم ہے کہ غفلت وتساہل نہ کریں، گناہوں سے توبہ واستغفار ہے۔ خاص کر کے ماہ مبارک رمضان میں جو توبہ و استغفار کا مہینہ ہے۔ چونکہ ہم گنہ کاروں کی راتیں، گناہوں سے بھاری ہیں تو مناسب یہی ہے کہ اس کو طلب مغفرت کے ذریعے ہلکا کریں۔

اور آدمی چاہے کتنا قوی وطاقتور ہو اور کوئی مرض بھی نہ رکھتا ہو چوں کہ اس کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے لہٰذا توبہ کرنے میں جلدی کرنا چاہئے ،کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر توبہ کے دار فانی سے رحلت کر جائیں۔

اور توبہ نہ کرنے کی صورت میں ندامت کے علاوہ کچھ بھی نہ ملے گا۔ بالفرض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے ہمیں چند یوم کی مہلت بھی دے دی، لیکن چونکہ خوف ہے کہ دل مردہ ہوجائے اور پھر صلاح وفساد کو درک نہ کرے جس کی وجہ سے توبہ کی قابلیت سے باہر ہوجائے تو اس صورت میں بھی توبہ میں جلدی کرنا واجب ہے۔

چنانچہ کافی میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کوئی بھی شے دل کو ایسے خراب نہیں کرتی جیسے گناہ کرتا ہے۔ بے شک دل گناہ سے جنگ وجدل کرتا ہے، یہاں تک کہ گناہ

گناهی می شود در آن نکته سیاهی بهم می رسد۔ پس اگر از آن توبه کرد آن سیاهی از ان زایل می گردد و اگر در گناهان اصرار ورزید آن سیاهی زیاده می شود تا سفیدی را می پوشد و چون آن سفیدی پوشیده شد صاحب آن دل هرگز بخیر باز گشت نمی کند۔ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا۔

در کافی باسنادی که در آن مسطور است منقولست که روزی جناب امیر المومنین علیه السلام بالای منبر مسجد کوفه بر آمده فرمودند که گناه بر سه قسم است و بعد از آن ساکت شدند۔ پس شخصی از حاضرین عرض نمود که یا امیر المومنین شما فرمودید که گناه سه قسمت است و بعد از آن ساکت شدید۔ جناب حضرت علیه السلام فرمود بلی این حرف را نگفتم مگر تا بیان نمایم لیکن نفس من منقطع گردید و حایل شد میان من و کلام من۔ بدرستی که گناه بر سه قسم است۔ گناه که حق سبحانه و تعالیٰ او را بخشیده است و قلم عفو بر آن کشیده و گناهی است که قابلیت بخشش ندارد و گناهی است که احتمال مغفرت و عدم مغفرت هر دو دارد۔ و اما گناهی که آن را بخشیده پس آن گناه است که بنده مرتکب آن گردیده و جناب حق سبحانه و تعالیٰ بر آن گناه آن را در دنیا معاقب ساخته پس حق تعالیٰ بزرگست از این که بار دیگر او را بر آن گناه معاقب سازد و موید این حدیث احادیث

کی زیادتی دل پر غالب آجاتی ہے اور کشور دل زیروزبر ہوجاتا ہے اور بدن کا داخلی شہر برباد ہوجاتا ہے۔

امام محمد باقرؑ سے ایک حدیث منقول ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ ہر بندے کے دل میں ایک سفید نقطہ ہے۔ جب وہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو اس نقطہ میں ایک سیاہی پیدا ہوجاتی ہے۔ پس اگر اس نے توبہ کرلیا تو وہ سیاہی زایل ہوجاتی ہے، لیکن اگر گناہ پر اصرار کرتا ہے تو وہ سیاہی بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ سفیدی کو ڈھانپ لیتی ہے اور جب وہ سفیدی چھپ جاتی ہے تو اس کا دل کبھی خیر کی طرف واپس نہیں آئے گا۔

کافی سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت علیؑ منبر کوفہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا گناہ تین طرح کے ہوتے ہیں اور اس کے بعد خاموش ہوگئے۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا آپ نے فرمایا کہ گناہ تین طرح کے ہوتے ہیں اور اس کے بعد خاموش ہوگئے۔

حضرت نے فرمایا: ہاں !اس بات کو میں نے بیان کرنے کے لئے کہی لیکن میری سانس منقطع ہوگئی، میرے اور میرے کلام کے بیچ میں حائل ہوگئی۔ بے شک گناہ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ گناہ جس کو حق تعالیٰ نے بخش دیا ہے اور اس پر قلم عفو کھینچ دیا ہے۔ دوسرے وہ گناہ جو بخشے جانے کے لائق نہیں ہے۔ اور تیسرے وہ گناہ جس کی مغفرت اور عدم مغفرت دونوں کا احتمال ہے۔

وہ گناہ جسے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہے وہ گناہ ہے جس

بسیار وارد شده از آن جمله در کلینی باسناد او از امام محمد باقر صلوات الله علیه منقولست که پیغمبری از پیغمبران بنی اسرائیل گزشت بر سر میتی که بر بعضی بدن او دیوار افتاده و بعضی از آن که بیرون از دیوار است سباع و وحوش و طیور مجروح ساخته گوشت آن را ربوده اند و بعد از آن گزشت بر سر میتی که او را بر تخت خوابانیده اند و پارچه های حریر و دیبا پوشانیده اند و مجمر ها بر گرد او گذاشته اند۔

چون پیغمبر بنی اسرائیل این حال را مشاهده نمود گفت خداوندا گواهی می دهم که تو احکم الحاکمین و عادلی، لیکن بنده اول گاهی در عبادت تو کسی را شریک نساخته و ترا همیشه بوحدانیت پرستش نموده و با وجود این او را باین حالت مذلت مرگ در رسیده و این بنده دومی گاهی ایمان بتو نیاورده و معهذا جسد پلیدش را باین زیب و زینت مزین ساخته اند۔ حق سبحانه تعالیٰ در جواب فرمود که بلی ای بنده من همچنان است که تو گفتی غیر از عدالت و حکمت در ساحت کبریائی من دخلی ندارد لیکن بنده اول مرا که دیدی یک گناهی ازو صادر شده بود ۔لهٰذا باین قسم خوار میراندم این بنده دویمی را که مشاهده نمودی در تمام عمر یک حسنه ازو بعمل آمده لهٰذا او را باین حالت میراندم تا عوض حسنه او شود و دیگر او را پیش من حسنه نباشند۔

کے بدلے میں انسان اس دنیا میں سزا پاچکا ہے۔ تو حق تعالیٰ اس سے ارفع ہے کے بندے کو اسی گناہ کی دوبارہ سزا دے۔ اور اس حدیث کی تائید میں دوسری حدیثیں وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً کتاب ''کلینی'' میں ان کے اسناد کے ذریعے امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک نبی ایک ایسی میت کے قریب سے گذرے جس کے جسم کے ایک حصے پر دیوار گر گئی تھی اور دوسرے حصے کو جو دیوار سے باہر تھا، درندے، وحشی جانور اور پرندوں نے مجروح کر کے اس کے گوشت کو نوچ لیا تھا۔ اس کے بعد ایک ایسی میت کے پاس سے گزرے جس کو تخت پر لٹایا گیا تھا اور حریر و دیبا کے لباس پہنائے گئے تھے اور اس کے گرد مجمر رکھا گیا تھا۔

جب بنی اسرائیل کے پیغمبر نے یہ حالت دیکھی تو کہا: اے خدا! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو احکم الحاکمین اور عادل ہے۔ لیکن اس پہلے بندہ نے تیری عبادت میں کبھی کسی کو شریک نہیں کیا اور تیری پرستش ہمیشہ وحدانیت کے ساتھ کی، اس کے باوجود اس کی اس ذلت آمیز حالت میں موت ہوئی ہے اور تیرا یہ دوسرا بندہ کبھی تجھ پر ایمان نہیں لایا، اس کے باوجود اس کے پلید جسد کو اتنی زیب و زینت سے نوازا گیا ہے۔

حق سبحانہ وتعالیٰ نے جواب میں فرمایا: ہاں! اے میرے بندے! ایسا ہی ہے جیسا تو نے کہا۔ میری ساحت کبریائی میں عدالت و حکمت کے علاوہ کچھ نہیں ہے، لیکن میرے پہلے بندے نے جس کو تو نے دیکھا، اس نے ایک گناہ کیا تھا لہٰذا اس کی اس حالت میں موت ہوئی۔

اور یہ دوسرا بندہ جس کو تو نے دیکھا اس نے اپنی پوری

باز جناب امیر المومنین علیه السلام فرمودند اما گناه دیگر که هرگز مغفور نخواهد شد آن گناهی است که از قبیل حق الناس و مظالم عباد باشد ـ پس بدرستی که جناب حق سبحانه و تعالیٰ قسم بعزت و جلال خود خورده که از من نخواهد گزشت ظلم ظالمی تا داد مظلوم از ظالم بستانم ـ اما گناهی که امید مغفرت آن آنست پس آن گناهیست که که محض از قبیل حق الله باشد و بنده از آن توبه نموده باشد۔

بباید دانست که حاصل کلام در این مقام این است که توبه عبارت از پشیمانی است از گناه و عزم بالجزم نمودن است بر اینکه دیگر پیرامون آن گناه نگردد و وجوب آن فوریست و تاخیر در آن جایز نیست ـ پس اگر گناه از قبیل ارتکاب محرمات الٰهی باشد مثل زنا بزن غیر محصنه و لواطه ندامت و پشیمانی کافی است و اگر گناه از قبیل ترک واجبات باشد پس در بعضی از آنها ندامت تنها کافی است مثل ترک عبادتی که قضای آن مشروع نباشد۔ چون نماز عید و غیره۔ و در بعضی موارد با وجود ندامت قضا هم واجب است چون ترک نماز های یومیه و صیام ماه مبارک رمضان و زکات و خمس و غیره و اگر گناه در حق آدمی باشد پس ندامت تنها کافی نیست جزماً بلکه باید حق را بصاحب برساند۔ پس اگر حق مالی باشد باید مال را بصاحب برساند ـ پس اگر مرده باشد بوارثانش

عمر میں ایک اچھا کام انجام دیا تھا، لہٰذا اس کی اس حالت میں موت ہوئی تا کہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو جائے اور اس کی کوئی نیکی میرے پاس نہ رہے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ہاں وہ گناہ جو کبھی بخشا نہیں جائے گا وہ حق الناس اور مظالم عباد جیسے گناہ ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم کھائی ہے کہ میں ظالم کو نہیں چھوڑوں گا، یہاں تک کہ مظلوم کے حق کو ظالم سے لے لوں۔ لیکن وہ گناہ جس کی مغفرت کی امید ہے وہ حق اللہ ہے جس سے بندے نے توبہ کر لی ہو۔

یہ جاننا چاہئے کہ اس جگہ پر ماحصل کلام یہ ہے کہ توبہ کا مطلب گناہ سے پشیمانی اور اس گناہ کے قریب نہ جانے کا عزم بالجزم کرنا ہے۔ اس کا وجوب فوری ہے اور تاخیر جائز نہیں ہے۔ تو اگر گناہ محرمات الٰہی کے زمرے میں ہو جیسے غیر محصنہ عورت سے زنا یا لواطہ، تو ندامت و پشیمانی کافی ہے اور گناہ ترک واجبات کے قسم سے ہو تو ان میں سے بعض کے لئے صرف ندامت کافی ہے مثلاً اسی عبادت کا ترک کرنا جس کی قضاء مشروع نہیں ہے جیسے نماز عید وغیرہ بعض مواقع ندامت کے ساتھ قضا بھی واجب ہے جیسے یومیہ نمازوں اور رمضان المبارک کے روزوں، خمس وزکات کو ترک کرنا۔

اگر گناہ کسی انسان کے حق میں ہو تو صرف ندامت کافی نہیں ہے بلکہ حق کو صاحب حق تک پہنچانا ہوگا۔ اگر حق مال کے زمرے میں ہے تو اس کو اس کے مالک تک پہنچائے، اگر وہ مرگیا ہو تو اس کے وارثوں کو دے۔ مَعَ الْعُذْرِ تَصَدُّق۔ یعنی اگر مال کا اس کے مالک یا وارث تک پہنچانا ممکن

رساند و مَعَ التَعَذُّرِ بِتَصَدَّقُ اَغنِیٔ اگر ایصال مال بصاحب یا بوارثانش ممکن نباشد و او را یاس حاصل شود باید از قبیل او آن را تصدق کند و اگر مال حرام با مال حلال مخلوط شده باشد و صاحب آن را نداند و مقدار حرام هم نداند بنابر احدیث کثیره و شهرت میان اصحاب واجب است که خمس آن را بسادات فقرا و مومنین بدهد و اگر حق آدمی از قبیل زدن و زخم کردن باشد باید بدن خود را و عضو خود را تسلیم او نماید تا او اگر خواهد عفو نماید و اگر خواهد انتقام خود بگیرد و اگر از قبیل اضلال و گمراه کردن باشد باید که او را هدایت نماید و از آن طریق ناصواب او را بگرداند و بدون این توبه او مقبول نیست۔

چنانچه در بعضی احادیث وارد شده که حاصل مضمون آن اینست که شخصی تا مدت مدید سعی برای تحصیل دنیا از وجه حلال نمود۔ چون او را میسر نشد تا یکمدت دیگر از وجه حرام بذل جد و جهد خود در تحصیل آن نمود چون باین تقریب هم بمراد خود نرسید شیطان مجسم شده پیش او آمده و گفت که تا این مدت از حلال و حرام طلب دنیا کردی و ترا میسر نشد۔ الحال اگر بگفته من عمل نمائی البته بمراد دل خود می توانی رسید و کام جان را بشهد مقصود شیرین می توانی ساخت۔ چون آن شخص از آن امر استفسار نمود۔ شیطان در جواب گفت که بدعتی در دین احداث باید نمود و بر خلاف طریقه نبوی صلی اللہ علیه و آله

نہ ہو اور وہ مایوس ہو جائے تو اس کی طرف سے صدقہ کرے۔

اگر حرام مال، حلال مال میں مل گیا ہو اور اس کے مالک کو نہ جانتا ہو اور حرام مال کی مقدار بھی معلوم نہ ہو تو احادیث کثیرہ اور اصحاب میں شہرت کی بنا پر واجب ہے کہ اس کا خمس غریب سادات و مومنین کو دے۔ اگر دوسرے کا حق، مارنے یا زخم کے قسم سے ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے بدن اور عضو کو اس کے حوالے کر دے تا کہ اگر وہ چاہے معاف کرے یا بدلہ لے اور اگر گناہ گمراہ کرنے کے زمرے میں ہے تو اس کو ہدایت کرنا چاہئے اور غلط راستے سے واپس لانا پڑے گا اور اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہے۔

چنانچہ بعض حدیثوں میں ایک واقعہ بیان ہوا ہے جس کا ماحصل یوں ہے: ایک شخص نے مدتوں تک حلال راستے سے پیسہ کمانے کی کوشش کی۔ لیکن جب وہ دنیا حاصل کرنے میں ناکام رہا تو ایک مدت تک حرام طریقے سے اسے حاصل کرنے کے لئے محنت و مشقت کی۔

لیکن جب اس طریقے سے بھی اپنی مراد تک نہیں پہنچ سکا تو شیطان مجسم ہو کر اس کے سامنے آیا اور کہا: اب تک تم نے حلال و حرام طریقے سے دنیا حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ اب اگر میرے کہنے پر عمل کرو تو بے شک اپنے دل کی مراد پاؤ گے اور مطلوب شہد سے اپنا منہ میٹھا کر سکتے ہو۔

جب اس شخص نے اس بات کے بارے میں استفسار کیا تو شیطان نے جواب میں کہا کہ دین میں ایک بدعت کی بنیاد ڈالنی چاہئے اور طریقۂ نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ کے خلاف

مردمان را دعوت باید فرمود آن مرد فریفته دنیا بر طبق آن عمل نمود۔ جمع کثیری از مردمان را به ضلالت انداخت۔ روزی چند بر این بگزشت که دنیا باین رجوع نمود و از اموال و اسباب دنیوی زیاده از آنچه که متمنای او بود پیش خود مهیا و آماده یافت بعد مدت مدید چون از خواب غفلت بیدار شد با خود فکری کرد که وا اسفا چه کاری کردم که دین خود را بدنیا فروختم و خود را مستحق عذاب ابدی ساختم ۔میخی و ریسمان بر گرفته بصحرا رفته میخ را فرو کوفته خود را بآن بست و اظهار توبه و استغفار بدرگاه سبحانه و تعالیٰ نمود جناب حق سبحانه و تعالیٰ به پیغمبری از پیغمبران خود وحی نمود که برو پیش این بنده من و بگو که اگر خود را این قدر بسته نگهداری که گوشت و پوست و استخوان از هم جدا شوند تا که اینها را که در ضلالت انداخته هدایت ننمائی توبه تو هرگز قبول نیست۔ فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَارِاِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ وَ اَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ کِتَابُ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

لوگوں کو دعوت دینا چاہئے ۔اس فریفتہ دنیا شخص نے شیطان کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ایک جمع کثیر کو گمراہی میں ڈال دیا۔ کچھ دن نہ گزرا تھا کہ دنیا نے اس کی طرف رخ کیا اور دنیاوی مال ومتاع کو اپنی خواہش سے کہیں زیادہ موجود پایا۔ مدتوں بعد جب خواب غفلت سے بیدار ہوا تو سوچا کہ افسوس! میں نے یہ کیا کیا۔ اپنے دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیا اور خود کو ابدی عذاب کا مستحق بنالیا۔

ایک میخ اور ریسمان لیا اور صحرا کی طرف چل دیا۔ میخ کو زمین میں گاڑ کر خود کو اس سے باندھ دیا اور درگاہ سبحانہ و تعالیٰ میں توبہ و استغفار کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی پیغمبر پر وحی نازل فرمائی کہ اس بندے کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر تم اپنے کو یہاں اس قدر باندھے رکھو کہ گوشت و پوست و استخوان ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں، پھر بھی جب تک ان لوگوں کو جنہیں تم نے گمراہی میں ڈالا ہے ہدایت نہیں کروگے تو تمہاری توبہ قبول نہیں ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِاِنَّ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ وَ اَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ کِتَابُ اللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ (جاری)